بزمِ ابنائے دارالعلوم حقانیہ

عقیدۂ ختمِ نبوّت

کتاب وسنّت اجماع اور قیاس کی روشنی میں

مولانا جلال الدین فاضل حقانیہ مدرس مدرسہ خضریہ بھیرہ

جس طرح توحیدِ خداوندی میں کوئی بحث اور شک نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن مجید سے صاف واضح ہے۔ کہ سید المرسلین خاتم النبیین کی ختم نبوت میں کسی طرح کا شک اور تردد نہیں ہے۔ زمین کے جس خطّہ میں بھی توحیدِ خداوندی کے پروانے موجود ہیں تو وہاں اللہ تعالیٰ نے ختمِ نبوّت کی صدا بلند کرنے والے اور باطل کا مقابلہ کرنے والے پروانے پیدا فرمائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں صاف طور پر سرورِ کائنات فخرِ موجودات محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت اور رسالت کی ہمہ گیری کا اعلان فرماتے ہیں۔ وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون (اور ہم نے آپ کو تمام دنیا کے لوگوں کے لئے بنا کر بھیجا خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا بھیجا۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔ پ ۲۲ رکوع ۹)

اللہ تعالیٰ نے خود اسکی وضاحت فرمائی کہ الناس سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جن کے کانوں تک قرآن کی آواز پہنچے۔ واوحی الیّ ھٰذا القرآن لانذرکم ومن بلغ۔ (اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا تاکہ میں اس کے ذریعہ تمہیں بھی تمہارے اعمال سے ڈراؤں اور انہیں بھی جن تک یہ قرآن پہنچے۔) ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم آیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ (وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور ان کو پاک کرتے ہیں۔ اور ان کو کتاب اور دانشمندی سکھلاتے ہیں۔ اور یہ لوگ پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور دوسروں کے

لئے بھی جو ان میں سے ہونے والے ہیں۔ لیکن ہنوز ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

(بیان القرآن) یعنی جو مخلوق ان کے بعد آئے گی قرآن مجید اور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے بھی ذریعۂ ہدایت ہیں ——— دنیا میں جتنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آئے وہ سب اپنی اپنی قوم کے لئے رحمت تھے۔ لیکن جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ساری دنیا کیلئے رحمت کا پیام لانے والا بنا کر ارشاد فرمایا: وما ارسلنک الّا رحمۃً للعالمین۔ (پارہ ۱۷ رکوع ۶) (ہم نے آپ کو ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔) یعنی آپ کا پیام رحمت ساری دنیا تک پہنچ کر شتر بانوں اور گلہ بانوں کو آداب جہاں بانی سکھلا دے گا۔

توحید خداوندی کو بیان کرتے وقت ہر ایک نبی نے یٰقوم اعبدوا اللّٰہ مالکم من الٰہ غیرہٗ وغیرہ الفاظ سے خاص اپنی قوم کو خطاب کیا، لیکن جب حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو یٰقوم (میری قوم) والا خطاب یاایھا الناس (اے لوگو) کے خطاب سے بدل گیا۔

چنانچہ ارشاد ہے: قل یاایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا الذی لہٗ ملک السمٰوٰت والارض لا الٰہ الا ھو یحیی ویمیت فاٰمنوا باللّٰہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللّٰہ وکلمتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون پارہ ۹ رکوع ۹ (تو کہہ اے لوگو میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف جسکی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا وہی ہے اور مارتا ہے۔ سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس بھیجے ہوئے نبی امی پر جو کہ یقین رکھتا ہے اللہ پر اور اسکی سب کلاموں پر اور اسکی پیروی کرو تاکہ تم راہ پاؤ ——— (ترجمہ شیخ الہندؒ)

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شیءٍ علیمًا۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ (سورۃ احزاب)

احادیث سے ختم نبوّت کا ثبوت

خاتم النبیین کے وہ معنی معتبر سمجھے جاویں گے جن کی تفسیر خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ پس حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انہٗ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہٗ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی۔ (تحقیق میری امت میں تیس بڑے بڑے کذاب ظاہر ہوں گے۔ ہر ایک کا گمان یہ ہوگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ حالانکہ وہ خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (جامع ترمذی جلد ۲ صہ ۱۱۲)

اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مدعیانِ نبوت میری امت میں سے ہونگے اور امتی کہلا کر بھی دعوائے نبوت بھی کریں گے۔ اور اُن کے جھوٹے ہونے کے لئے یہ دلیل ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں اور خاتم النبیین کی تفسیر لانبی بعدی سے فرمادی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی، ظلی ہو یا بروزی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک کے لئے روانہ ہوئے تو سیدنا حضرت علیؓ کو اہلِ بیت کی نگرانی کے لئے چھوڑ دیا۔ اس پر حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے چلے ہیں تو آپ نے انہیں یوں مطمئن فرمایا: اما ترضٰی ان تکون منّی بمنزلة هارون من موسیٰ الّا انّہ لانبوة بعدی۔ (اے علی کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے لیکن میرے بعد کوئی نبوت باقی نہیں۔ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸ و لفظ البخاری الّا انہ لیس نبی بعدی۔ صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۳۲

اب یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام شریعتِ جدیدہ والے نبی نہیں تھے۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے ماتحت تھے ان کے ذکر کے بعد آپ کا لانبی بعدی فرمانا اس بات کی بین دلیل ہے کہ حدیث لانبی بعدی کے معنی یہی ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی امتی نبی بھی نہیں آئے گا، نہ تشریعی نہ غیر تشریعی ———

ان روایات کے علاوہ بھی بے شمار احادیث اور بہت سی آیتوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے دلائل اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کی تکذیب موجود ہے۔

ختم نبوت پر امت کا اجماع

کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجماعِ امت کا عقیدہ ختم نبوت اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر قصر نبوت کی تکمیل کے دلائل سنیئے:

۱۔ حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ لفظ خاتم النبیین کے متعلق الاقتصاد میں ارشاد فرماتے ہیں: ان الامة فهمت بالاجماع من هذا اللفظ ومن قرائن احواله انه افهم عدم نبی بعده ابداً وعدم رسول بعده ابداً وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص۔ الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ ۱۲۳ (امت نے اس لفظ خاتم النبیین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال وقرائن سے اجماعی طور پر یہی سمجھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی سمجھایا کہ آپ کے

بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول اس مسئلہ ختم نبوت میں نہ کسی تاویل کی گنجائش ہے۔ اور نہ کسی قسم کی کوئی تخصیص ہے

حضرت علامہ قاضی عیاضؒ اپنی کتاب شفاء میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

لانہ اخبر انہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالیٰ انہ خاتم النبیین واجمعت الامۃ علی حمل ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعاً اجماعاً سمعاً۔

(اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اور یہ کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اور خدا کی طرف سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی بتلایا کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور امت کا اتفاق ہے۔ کہ یہ آیت اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے۔ اور جو اس کا مفہوم ظاہری لفظوں سے سمجھ میں آرہا ہے۔ وہی اس میں بغیر کسی تاویل و تخصیص کے مراد ہے۔ پس ان لوگوں کے کفر میں قطعاً کوئی شک نہیں جو اس معنیٰ کا انکار کریں۔)

سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ کے حکم سے تیار کردہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اذا لم یعرف ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم ولو قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام برم یکفر۔ جلد ۲ صفحہ ۲۶۳

(جب کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر نہ سمجھتا ہو تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور اگر کسی نے کہا کہ میں خدا کا رسول ہوں اور پیغمبر ہوں تو وہ کفر کا مرتکب ہوگا۔)

قیاس سے ثبوت اس کے بعد قیاس کو دیکھا جاوے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر مدعیانِ نبوت کی تکذیب صاف اور واضح طریقہ سے ہوتی ہے کہ:-

ا۔ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر جتنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حتیٰ کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی نبی نے کتاب اپنے ہاتھ سے نہیں لکھی بلکہ سب پر کتابیں اتری ہیں اور حقیقت بھی یہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر کتابیں اترتی ہیں۔ وہ کتب فروش نہیں ہوتے اور نہ کتب نویس۔ ہم مرزائیوں سے پوچھیں گے کہ اگر کوئی ثبوت تمہارے ہاں اس بات کا ہو کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بھی کتابیں اپنے ہاتھوں سے لکھی ہیں۔ تو پیش کردو۔ فأتوا ان کنتم صٰدقین۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے کتنی کتابیں اپنے ہاتھوں سے لکھی ہیں۔ ہم ایسے شخص کو قطعاً نبی نہیں مانتے جو کتابیں اپنے ہاتھوں سے

لکھتا رہے اور کتب فروش بنا رہے اور جب دل چاہے تو نبی بن بیٹھے۔

۲۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خدا کے شاگرد اور خلقِ خدا کے استاد ہوتے ہیں۔ اور یہی قانون اللہ جل جلالہٗ کا سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رہا۔ لیکن مرزا غلام احمد مخلوقِ خدا کے شاگرد بنے رہے۔ اور کئی سال تک سکول میں اور دیگر اساتذہ سے پڑھتے رہے ایسے شخص کو قطعاً نبی نہیں مانا جا سکتا۔

۳۔ جتنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آئے ان کو اللہ تعالیٰ نے اچانک نبوت عطا فرمائی۔ نبی کو قبل از بعثتِ نبوت کی تمنا تو درکنار اس کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ مجھ کو نبوت ملنے والی ہے۔ لیکن اللہ جل جلالہٗ اپنے فضل و احسان سے نبوت عطا فرماتا ہو۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق آتا ہے۔ کہ آگ لینے گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انی انا اللہ رب العالمین فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طویٰ نبوت مل گئی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں رہتے ہیں اچانک جبرئیل علیہ السلام حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں: اِقرَأ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ما انا بقارئ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اور طبیعت میں تھوڑی دہشت بھی آجاتی ہے۔ اور گھر آکر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو بھی فرماتے ہیں مجھے کمبل اوڑھ دو۔

تو ہم اس شخص کو نبی قطعاً نہیں مان سکتے جو نبوتوں کی خوابیں دیکھ دیکھ کر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر بیٹھے۔ پہلے محدث ہو پھر ولی بن جائے پھر رفتہ رفتہ مجتہد اور نبی بن جائے۔

بہرحال حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ قطعی کتاب و سنت اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ چند دلائل ذکر کر دئے گئے۔ مستقل کتابیں اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ ●●

قابلِ توجہ

دفتر سے الحق پوری احتیاط اور نگرانی سے تمام خریداروں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی بے شمار اطلاعات پرچہ نہ ملنے کی آرہی ہیں۔ ایسے تمام حضرات سے گذارش ہے کہ وہ مقامی ڈاکخانہ سے بھی تحریری شکایت فرمایا کریں۔ اور ۲۰ تاریخ سے قبل قبل ہمیں اطلاع دیکر دوبارہ پرچہ منگوالیا کریں۔ اس کے بعد ادارہ تعمیلِ حکم سے قاصر ہوگا ——— اس کے ساتھ ہم جناب پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل کی خدمت میں بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس بے نظمی کی اصلاح کی طرف توجہ فرمادیں ——— !

——— ادارۂ الحق ———